اليواقيت والجواهر

في بيان عقائد الأكابر

اليواقيت والجواهر
في بيان عقائد الأكابر

وبأسفله

الكبريت الأحمر
في بيان علوم الشيخ الأكبر

محيي الدين بن العربي المتوفى سنة (٦٣٨هـ)

وهو منتخب من كتاب لواقح الأنوار القدسية
المختصر من الفتوحات المكية

تأليف

الشيخ عبد الوهاب بن أحمد بن علي الشعراني المصري الحنفي
(ت ٩٧٣هـ)

طبعة جديدة مصححة ومخرجة الآيات القرآنية الكريمة

الجزء الأول

النورية الرضوية پبلشنگ كمپنی
لاهور پاكستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الجزءُ الثّانی

اسم الكتاب	اليواقيت والجواهر
تاليف	الشيخ عبدالوهاب الشعرانی الحنفی
الطبعة الاولٰی	١٤٣٤ھ و ربیع الاوّل جنوری ٢٠١٢ء
قداعتنی بطبعة	محمد مصطفٰی اشرف قادری
	محمد مختار اشرف قادری
اهتم بنشره	محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

دار النور
اهل السنة والجماعة

یطلب من

دارُ النور

مرکز الاویس، دربار مارکیت، لاهور۔ پاکستان

٠٠٩٢-٤٢-٣٧٢٤٧٧٠٢

٠٠٩٢-٣٠٠-٨٥٣٩٩٧٢

٠٠٩٢-٣١٤-٤٩٧٩٧٩٢

النوریة الرضویة پبلشنگ کمپنی
لاهور پاکستان

«الفتوحات المكية» والمراد بهذه الجنة وهذه النار جنة البرزخ وناره لا الجنة والنار الكبيرتان اللتان يدخلهما الناس بعد الحساب والمرور على الصراط قال وهذا مما غلط فيه بعض أهل الله في كشفهم فإنهم إذا طولعوا بشيء من أحوال الآخرة يظنون أن ذلك صحيح وأنهم شاهدوا الآخرة على الحقيقة وليس كذلك وإنما هي الدنيا أظهرها الله تعالى لهم في عالم البرزخ بعين الكشف أو النوم في صورة ما جهلوه من أحكام الدنيا في اليقظة فيقولون رأينا الجنة والنار والقيامة وأين الدار من الدار وأين الإتساع من الإتساع ومعلوم أن القيامة ما هي الآن موجودة وإذا رؤيت في الحياة الدنيا فما هي إلا قيامة الدنيا ونار الدنيا وفي الحديث الصحيح: رأيت الجنة والنار في مقامي هذا، وما قال رأيت جنة الآخرة ولا نار الآخرة بل قال في عرض هذا الحائط من الدار الدنيا وذكر أنه رأى في النار صاحبة الهرة التي حبستها وعمرو بن لحي الذي سيب السوائب وكان ذلك كله في صلاة الكسوف في اليقظة وفي حديث آخر مثلت لي الجنة في عرض هذا الحائط وتمثال الشيء ما هو عين الشيء بل هو شبهه فقط ولا معنى لقول من قال إن أهل النار اليوم في النار الكبرى فإذا كان يوم القيامة رجعوا إلى القبر ثم بعثوا أو حشروا أو حوسبوا ثم يدخلون النار ثانياً.

(قلت): ويكفي أحدنا الإيمان بعذاب القبر ولا يحتاج إلى بيان كيفية الحقيقة فإن العقول تعجز عن مثل ذلك وسيأتي في مبحث خلق الجنة والنار مزيد كلام فراجعه والله تعالى أعلم.

المبحث الخامس والستون:
في بيان أن جميع أشراط الساعة التي أخبرنا بها الشارع حق لا بد أن تقع كلها قبل قيام الساعة

وذلك كخروج المهدي ثم الدجال ثم نزول عيسى وخروج الدابة وطلوع الشمس من مغربها ورفع القرآن وفتح سد يأجوج ومأجوج حتى لو لم يبق في الدنيا إلا مقدار يوم واحد لوقع ذلك كله، قال الشيخ تقي الدين بن أبي منصور في عقيدته: وكل هذه الآيات تقع في المائة الأخيرة من اليوم الذي وعد به رسول الله ﷺ أمته بقوله إن صلحت أمتي فلها يوم وإن

وأحسن ومن جمع الطرفين فقد فاز بالحسنيين الإسلام صراط قويم والإيمان خلق كريم والإحسان شهود القديم إذا صح الانقياد كان علامته خرق المعتاد المسلم لا يحتاج إلى تأويل فهو معرس في حسن مقيل.

(وقال): من مال إلى الآمال اخترمته الآجال ليس بالمواتي من اشتغل بالماضي والآتي والحليم الأواه من كان مشتغلاً بالله ومن كان عبداً لغير الله فما عبد إلا هواه لأن العدو أخذ به من طريق هداه. وقال: في قوله تعالى: ﴿حَتَّىٰ نَعْلَمَ﴾ [محمد: ٣١] ما علم الشيء قبل كونه فما من حيث كونه العلم يتغير بتغير المعلوم ولا يتغير المعلوم إلا بالعلم فقولوا لنا: كيف

فسدت فلها نصف يوم يعني من أيامَ الرب المشار إليها بقوله تعالى: ﴿وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ [الحج: ٤٧] قال بعض العارفين وأول الألف محسوب من وفاة علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه آخر الخلفاء فإن تلك المدة كانت من جملة أيام نبوة رسول الله ﷺ ورسالته، فمهد الله تعالى بالخلفاء الأربعة البلاد مراده ﷺ أن بالألف قوة سلطان شريعته إلى انتهاء الألف ثم تأخذ في ابتداء الاضمحلال إلى أن يصير الدين غريباً كما بدأ وذلك الاضمحلال يكون بدايته من مضي ثلاثين سنة في القرن الحادي عشر فهناك يترقب خروج المهدي عليه السلام وهو من أولاد الإمام حسن العسكري ومولده عليه السلام ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين وهو باقٍ إلى أن يجتمع بعيسى بن مريم عليه السلام فيكون عمره إلى وقتنا هذا وهو سنة ثمان وخمسين وتسعمائة، سبعمائة سنة وست سنين هكذا أخبرني الشيخ حسن العراقي المدفون فوق كوم الريش المطل عل بركة الرطل بمصر المحروسة على الإمام المهدي حين اجتمع به ووافقه على ذلك شيخنا سيدي علي الخواص رحمهما الله تعالى. وعبارة الشيخ محيي الدين في الباب السادس والستين وثلثمائة من «الفتوحات»: واعلموا أنه لا بد من خروج المهدي عليه السلام لكن لا يخرج حتى تمتلىء الأرض جوراً وظلماً فيملؤها قسطاً وعدلاً ولو لم يكن من الدنيا إلا يوم واحد طول الله تعالى ذلك اليوم حتى يلي ذلك الخليفة وهو من عترة رسول الله ﷺ من ولد فاطمة رضي الله عنها جده الحسين بن علي بن أبي طالب ووالده حسن العسكري ابن الإمام علي النقي بالنون ابن محمد التقي بالتاء ابن الإمام علي الرضا ابن الإمام موسى الكاظم ابن الإمام جعفر الصادق ابن الإمام محمد الباقر ابن الإمام زين العابدين علي ابن الإمام الحسين ابن الإمام علي بن أبي طالب رضي الله عنه يواطىء اسمه اسم رسول الله ﷺ يبايعه المسلمون بين الركن والمقام يشبه رسول الله ﷺ في الخلق بفتح الخاء وينزل عنه في الخلق بضمها إذ لا يكون أحد مثل رسول الله ﷺ في أخلاقه والله تعالى يقول: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝٤﴾ [القلم: ٤]. هو أجـلى الجبهة أقنى الأنف أسعد الناس به أهل الكوفة يقسم المال بالسوية ويعدل في الرعية يأتيه

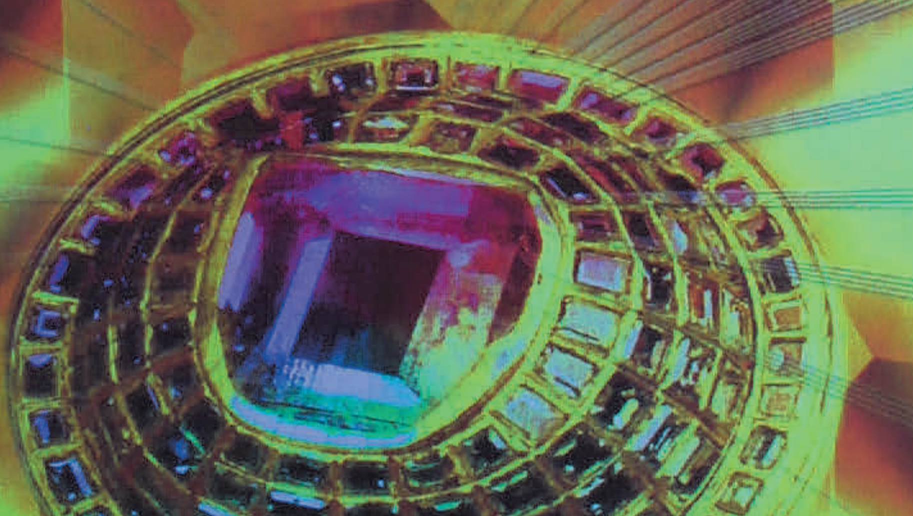
الحكم هذه مسألة حارت فيها العقول وما ورد فيها منقول وقال: لا نقل نحن إياه لقوله: ﴿فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَٰمَ ٱللَّهِ﴾ [التوبة: ٦] فأنت الترجمان، والمتكلم الرحمٰن فقيده كلام الله بالأمكنة بكونه في المصاحف والألسنة يقول القارىء قال الله. ثم إنه يتلو الحروف ظروف والصفة غير الموصوف عند أهل الكشف والشهود وهو عين المقصود فإذا نطقت فاشهد بمن تنطق التنزيه تحديد فلا تقل بالتجريد وقال في حديث: «اشتمني ابن آدم من اشتكى إلى غير مشتكي فقد حال عن الطريق وعرج عن مناهج التحقيق ولولا اقتدار العبد على دفع الأذى بما شكا الحق إليه ذا فالخلق مشتكي الحق والحق مشتكي الخلق ومن شكا إلى جنسه فما شكا إلا إلى نفسه. وقال من ذل لله فقد أشبه الفروع ومن تكبر فقد أشبه الأصول فالرجوع إلى الفروع

الیواقیت والجواھر

فی بیانِ عقائدِ الأکابر

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے

عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ



تصنیف لطیف:

قطب ربانی، ہیکل صمدانی، عارف باللہ تعالیٰ

سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم:

رئیس المتکلمین عالم باعمل پیرِ طریقت حضرت

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ

الیواقیت والجواہر

فی بیانِ عقائدِ الاکابر

تصنیفِ لطیف :

قطبِ ربانی [illegible] عارف باللہ تعالیٰ

سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم :

رئیس المتکلمین عالم باعمل، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور

نام کتاب .... الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر

تصنیف لطیف .... سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم .... صاحبزادہ سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

زیر اہتمام .... صاحبزادہ سید محمد محمود الحق شاہ قادری

ضخامت .... [illegible]

بار اول .... شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ، ستمبر ۲۰۰۶ء

ناشر .... سید محمد شجاعت رسول شاہ قادری

مطبع .... اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

کمپوزر 1N118

قیمت .... 350/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
[illegible]

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
پرانی سبزی منڈی کراچی

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ ضیائیہ
[illegible] راولپنڈی

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ المدینہ
[illegible]

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 37۔ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون 7322770

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد فون 2626046

سے ظاہر ہوگیا کہ قبر کے انعام اور عذاب کے صحیح ہونے میں اہل دنیا کی آنکھوں کا ادراک نہ کرنا قابل اعتراض نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

القبر روضة او حفرة سے کیا مراد ہے

اور شیخ نے فتوحات مکیہ کے ۳۲۶ ویں باب میں فرمایا کہ اس جنت اور اس جہنم سے مراد برزخ کی جنت اور اس کی جہنم ہے نہ کہ بڑی جنت اور جہنم جن میں لوگ حساب اور صراط سے گزر کر داخل ہوں گے۔ نیز فرماتے ہیں: یہ وہ غلطی ہے جو کہ بعض اہل اللہ سے ان کے کشف میں سرزد ہوئی۔ کیونکہ جب انہیں احوال آخرت میں سے کسی چیز پر اطلاع دی جاتی ہے تو وہ گمان کرتے ہیں کہ یہ صحیح ہے اور انہوں نے حقیقتاً آخرت کا مشاہدہ کیا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ وہ تو صرف دنیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے نگاہ کشف کے ذریعے یا نیند کے ذریعے ان احکام دنیا کی صورت میں جن سے وہ بیداری میں ناواقف تھے عالم برزخ میں ظاہر فرمایا۔ پس وہ کہتے ہیں کہ ہم نے جنت اور جہنم اور قیامت دیکھی۔ دار دنیا سے دار آخرت اور اس وسعت میں اس قدر وسعت کہاں؟ اور یہ معلوم ہے کہ قیامت ابھی معرض وجود میں نہیں آئی۔ اور جب یہ حیات دنیا میں دیکھی جائے تو یہ صرف قیامت دنیا اور نار دنیا ہی ہے۔ اور حدیث صحیح میں ہے کہ میں نے اپنے اس مقام میں جنت اور جہنم دیکھی۔ یہ نہیں فرمایا کہ میں نے جنت آخرت دیکھی اور نہ کہ میں نے نار آخرت دیکھی۔ بلکہ آپ نے فرمایا کہ میں نے دار دنیا کی اس دیوار کے عرض میں دیکھا۔ اور یہ بھی ذکر فرمایا کہ آپ نے جہنم میں اس عورت کو دیکھا جس نے بلی کو قید کر رکھا تھا اور عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سوائب کا سلسلہ جاری کیا۔ اور یہ سب کچھ بیداری کی حالت میں سورج گرہن کی نماز کے دوران تھا۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے عرض میں میرے لئے جنت کی صورت ظاہر کی گئی۔ اور شے کی صورت اس کا عین نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ صرف اس کی شبیہ ہے۔ اور اس شخص کے اس قول کا کوئی معنی نہیں جس نے کہا کہ جہنمی آج بڑی جہنم میں ہیں۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ قبر کی طرف لوٹیں گے۔ پھر اٹھائے جائیں گے اور ان کا حشر اور حساب ہوگا۔ پھر وہ جہنم میں دوبارہ داخل ہوں گے۔ امام شعرانی فرماتے ہیں: ہم میں سے ایک کے لئے عذاب قبر پر ایمان ہی کافی ہے۔ اور اسے کیفیت حقیقت کے بیان کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ عقول ایسے مسائل سے عاجز ہیں۔ اور جنت اور جہنم کی تخلیق کی بحث میں مزید گفتگو آ رہی ہے۔ وہاں رجوع کر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پینسٹھویں بحث

اشراط قیامت سب برحق ہیں اور ان کا ذکر

یہ اس بیان میں ہے کہ قیامت کی تمام شرائط جن کے متعلق شارع نے ہمیں خبر دی ہے برحق ہیں۔ قیام قیامت سے پہلے ان کا واقع ہونا ضروری ہے۔ اور یہ جیسے امام مہدی کا ظہور۔ پھر دجال کا نکلنا۔ پھر نزول عیسیٰ علیہ السلام۔ دابة الارض کا نکلنا۔ مغرب سے سورج کا طلوع۔ قرآن پاک کا اٹھایا جانا۔ یاجوج ماجوج کی دیوار کا کھولا جانا یہاں تک کہ اگر دنیا سے ایک دن کی مقدار وقت باقی رہ جائے یہ سب کچھ ضرور واقع ہو کر رہے گا۔

شیخ تقی الدین بن ابوالمنصور اپنے عقیدہ میں فرماتے ہیں کہ یہ تمام نشانیاں اس دن سے آخری صدی میں واقع ہوں گی جس کا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے ساتھ اس ارشاد کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ اگر میری امت درست رہی تو اس کے لئے ایک دن ہے اور اگر بگڑ گئی تو اس کے لئے نصف یوم ہے یعنی رب کے ایام میں سے جن کی طرف اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ کیا گیا وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون (الحج آیت ۴۷۔ اور بیشک ایک دن تیرے رب کے ہاں ایک ہزار سال کی طرح ہے جس حساب سے تم گنتی کرتے ہو)

الف سنۃ کے متعلق بعض عارفین کی وضاحت

بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ ہزار سال کی ابتداء کا شمار حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات سے ہے جو کہ خلفاء راشدین میں سے آخری خلیفہ ہیں۔ کیونکہ یہ مدت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی رسالت کے ایام میں سے ہی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے خلفائے اربعہ کے ساتھ شہروں کی اصلاح فرمائی۔ آپ کی مراد یہ ہے کہ ہزار سال کے ساتھ آپ کی شریعت کے سلطان کی قوت ہزار سال کے اختتام تک ہے۔ پھر اس کی ابتدا میں اسے اضمحلال پکڑے گا یہاں تک کہ دین جیسے شروع ہوا تھا غریب ہو جائے گا۔ اور اس اضمحلال کی ابتداء گیارہویں صدی میں تیس سال گزرنے پر ہوگی۔ پس اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا انتظار ہوگا۔

امام مہدی کا تعارف اور آپ کے ظہور کی تفصیل

آپ حضرت امام حسن عسکری کی اولاد سے ہوں گے۔ اور آپ کی ولادت ۲۵۵ھ کے شعبان کی پندرہویں شب میں ہوگی۔ اور باقی رہیں گے حتیٰ کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کریں گے۔ پس آپ کی عمر ہمارے اس وقت تک جو کہ ۹۵۸ھ ہے سات سو چھ سال ہوتی ہے۔ مجھے شیخ حسن عراقی نے اسی طرح بتایا ہے جو کہ مصر محروسہ میں مدفون ہیں۔ جبکہ آپ امام مہدی سے ملے تھے اور اس پر ہمارے شیخ سیدی علی الخواص رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے اتفاق کیا ہے۔

عبارت شیخ محی الدین قدس سرہ امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں

اور فتوحات کے ۳۶۶ ویں باب میں شیخ محی الدین کی عبادت یہ ہے: جان لو کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور لازمی ہے لیکن آپ کا ظہور نہیں ہوگا حتیٰ کہ زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی۔ پس آپ اسے انصاف اور عدل سے معمور فرمائیں گے۔ اور اگر دنیا میں سے صرف ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل فرما دے گا حتیٰ کہ آپ خلیفہ مقرر ہوں گے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے جد امجد حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور آپ کے والد حسن عسکری ابن امام علی نقی ابن محمد تقی بن الامام علی الرضا ابن الامام موسیٰ الکاظم ابن الامام جعفر الصادق ابن الامام محمد الباقر ابن الامام زین العابدین علی ابن الامام الحسین ابن الامام علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کا نام رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کے موافق ہوگا۔ مسلمان رکن اور مقام کے درمیان آپ کی بیعت کریں گے۔ شکل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں۔ البتہ خلق میں آپ سے فروتر ہوں گے کیونکہ کوئی بھی اخلاق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہیں ہو سکتا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے وانك لعلى خلق عظيم (القلم آیت ۴۔ اور بے شک آپ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں) آپ کی پیشانی کشادہ اور بنی بلند ہوگی۔ آپ کی وجہ سے زیادہ سعادت منداہل کوفہ ہوں گے۔ مال برابر برابر تقسیم کریں گے۔ رعیت میں عدل کریں گے۔ ایک شخص آپ کے پاس آ کر کہے گا: اے مہدی! مجھے کچھ عطا کریں جبکہ آپ کے سامنے مال پڑا ہوگا۔ پس آپ دونوں ہاتھوں سے اس کے کپڑے میں اتنا مال ڈالیں گے جس قدر وہ اٹھا سکے۔ دین سے کاہلی کے وقت ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے شیرازہ بندی فرمائے گا۔ ایک شخص ایسی حالت میں شام کرے گا کہ جاہل، بزدل اور بخیل ہوگا۔ پس صبح ہوگی تو عالم، بہادر اور سخی ہوگا۔ خوش حالی آپ کے آگے آگے ہوگی۔ آپ پانچ سال یا سات سال یا نو سال تک زندگی بسر کریں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی پیروی کریں۔ خطا نہیں کریں گے۔ آپ کے ساتھ فرشتہ ہوگا جو کہ حالات درست رکھے گا۔ نظر نہیں آئے گا۔ آپ درماندہ کو سہارا دیں گے۔ ضعیف کی مدد کریں گے۔ جائز حاجات کے پورا کرنے میں ساتھ دیں گے۔ وہ کریں گے جو کہیں گے۔ وہ کہیں گے جو کریں گے۔ آپ کا علم مشاہدہ پر مبنی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک رات میں اصلاح سے نوازے گا۔ آپ حضرت اسحاق کی اولاد سے ستر ہزار مسلمانوں کی معیت میں تکبیر کے ساتھ روم کا شہر فتح کریں گے۔ آپ مرج عکا میں اللہ تعالیٰ کے دسترخوان معرکہ عظمیٰ میں حاضر ہوں گے۔ ظلم اور ظلم والوں کی بیخ کنی فرمائیں گے۔ دین قائم فرمائیں گے۔ اسلام میں روح پھونکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی زبوں حالی کے بعد آپ کے ذریعے اسے عزت بخشے گا۔ اس کی موت کے بعد آپ اسے زندہ فرمائیں گے۔ جزیہ ساقط کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف تلوار کے ساتھ دعوت دیں گے۔ پس جس نے انکار کیا اسے قتل کریں گے۔ آپ سے جھگڑا کرنے والا ذلیل ہوگا۔ دین کو اس کی اصل صورت میں ظاہر کریں گے حتیٰ کہ اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات ظاہری میں ہوتے تو اسی کا حکم دیتے۔ پس آپ کے دور میں باقی نہیں رہے گا مگر وہی دین جو کہ رائے سے بری ہوگا۔ آپ اس کے اکثر احکام میں مذاہب علماء سے اختلاف کریں گے۔ بس وہ اس بنا پر آپ سے منقبض ہوں گے کیونکہ انہیں گمان ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ان کے ائمہ کے بعد کوئی مجتہد پیدا کرنا باقی نہیں ہے۔ اور شیخ نے ان کے ساتھ آپ کے طویل واقعات ذکر کئے۔

امام مہدی کے متعلق شیخ اکبر کی دیگر وضاحتیں

پھر شیخ نے فرمایا: جان لے کہ امام مہدی جب ظاہر ہوں گے تو عوام وخواص تمام مسلمان خوش ہوں گے۔ اور آپ کے ساتھ رجال اللہ ہوں گے جو آپ کی دعوت قائم رکھیں گے۔ آپ کی مدد کریں گے۔ یہ حضرات آپ کے وزیر ہوں گے۔ مملکت کے بوجھ برداشت کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو ذمہ داریاں سونپی ہیں ان میں آپ کی مدد کریں گے۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آپ پر دمشق شرقی کے سفید مینار پر دو فرشتوں کے پروں پر تکیہ کئے نازل ہوں گے۔ ایک فرشتہ آپ کے دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب ہوگا جبکہ لوگ نماز عصر میں مصروف ہوں گے۔ پس امام آپ کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دے گا پس آپ آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ آپ لوگوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق حکم دیں گے۔ صلیب توڑیں گے۔ خنزیر قتل کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ امام مہدی کو اپنی طرف قبض فرمائے گا پاک صاف۔ اور آپ کے دور میں سفیانی دمشق کی وادی میں درخت کے پاس قتل کیا جائے گا۔

اور اس کا لشکر سرزمین بیداء میں غرق کیا جائے گا۔ تو اس لشکر میں سے جو مجبور ہوگا اس کا حشر اس کی نیت پر ہوگا۔ اور تمہارے پاس